REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲ صفر سنہ ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۵ وفا ۱۳۴۱ ہش | ۵ جولائی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۴ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل سارا دن حضور کو بخار تو نہیں رہا لیکن ضعف اور غنودگی رہی ہے رات بھی نیند آئی لیکن غنودگی کی کیفیت ہی رہی - اس وقت غنودگی سے آرام ہے اور طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

درخواستِ دعا

ربوہ ۴ جولائی - محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب پچھلے دنوں بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے تھے۔ اطلاع آئی ہے کہ آپ وہاں امریکن مشن ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں اور علاج جاری ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے معمولی حرکت سے بھی منع کیا ہے۔ چار روز کے بعد دوبارہ معائنہ ہوگا۔ اور علاج میں تبدیلی کی جائے گی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نصرت گرلز سکول کی جماعت نہم کا نتیجہ

نصرت گرلز سکول کی جن ۱۱ طالبات کا نتیجہ زیر غور تھا اس کی اطلاع بورڈ سے آگئی ہے، ان میں سے نو طالبات پاس ہیں جن کے رول نمبر درج ذیل ہیں۔

۲۵۳۱، ۲۵۳۹، ۲۵۴۱، ۲۵۴۵، ۲۵۵۹، ۲۵۶۳، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۷۰

اس طرح جماعت نہم کا نتیجہ ۸/۷ ہے یعنی ۹۷٫۰۴ فیصد بنتا ہے۔ بورڈ کا نتیجہ ۹۰ فیصد ہے۔

ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ۱۲ جولائی کو ہوگا

لاہور ۴ جولائی - معتبر طریق پر معلوم ہوا ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے زیر اہتمام میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا اعلان ۱۲ جولائی کو کیا جائے گا۔ قبل ازیں نتیجہ کے اعلان کی تاریخ ۶ جولائی ...

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دوسروں کیلئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے

ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے

"دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جاسکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔

اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا۔ وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ خیر الناس من ینفع الناس بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔ جیسے طبابت پر حیلہ کام آتا ہے۔ اسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تگ و دو اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کر چڑ جاتے ہیں اور کچھ مولویت کی رگ ہو تو اس کو بجائے کچھ دینے کے سوال کے مسائل سمجھانا شروع کر دیتے ہیں اور اپنی مولویت کا رعب بٹھا کر بعض اوقات سخت سست بھی کہہ بیٹھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کو عقل نہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے جو ایک نیک دل اور سلیم الفطرت انسان کو ملتا ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے تو وہ خود گناہ کرتا ہے۔ اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا بلکہ حدیث شریف میں لَوْ اَتَاکَ رَاکِبًا کے الفاظ آئے ہیں یعنی خواہ سائل سوار ہو کر بھی آوے تو بھی کچھ دے دینا چاہیئے اور قرآن شریف میں وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْھَرْ کا ارشاد آیا ہے کہ سائل کو مت جھڑک۔ اس میں یہ کوئی صراحت نہیں کی گئی کہ فلاں قسم کے سائل کو مت جھڑک اور فلاں قسم کے سائل کو جھڑک بھی دیا کرو۔ پس یاد رکھو سائل کو نہ جھڑکو۔ کیونکہ اس سے ایک قسم کی بد اخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلدی ناراض نہ ہو۔ یہ شیطان کی خواہش ہے کہ وہ اس طریق سے تم کو نیکی سے محروم رکھے اور بدی کا وارث بنا دے۔"

(الحکم ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر [illegible] ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جولائی ۶۲ء

اتحاد بین المسلمین

"علمائے کرام سے" کے زیر عنوان لکھتے ہوئے معاصر ماہنامہ "طلوع اسلام" لکھتا ہے

"اس وقت ملک کے سامنے جو اہم سوال پیش ہے" وہ عملی حل کا متقاضی ہے۔ اور وہ عملی حل اس کے سوا کچھ نہیں کہ قانون کی بنیاد اس چیز پر رکھی جائے جو تمام مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ہو۔ فقہ ہر فرقہ کی الگ ہے سنت رسول اللہ ہر فرقہ کی الگ الگ ہے۔ لیکن قرآن کریم تمام فرقوں کے نزدیک متفق علیہ ہے لہذا مسلمانوں کے لئے متفق علیہ اسلامی قانون کی بنیاد قرآن کے علاوہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔ بدقسمتی سے قرآن کریم کے متعلق بھی یہ کہا جاتا ہے کہ ہر فرقہ کی قرآن کی تفسیر الگ الگ ہے اس لئے قرآن سے بھی ایک متفق علیہ ضابطہ قوانین کیسے مرتب ہو سکے گا؟ یہ بہت بڑا مغالطہ ہے جو قرآن کے متعلق پیدا کیا جاتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہر فرقہ کی قرآن کی تفسیر الگ ہے لیکن یہ اس لئے ہے کہ ہر فرقہ قرآن کریم کو اپنے مسلک اور مشرب کے تابع رکھتا ہے وہ بنیاد اور حجت (آخری دلیل) خارج از قرآن چیزوں کو قرار دیتا ہے اور پھر ان کے مطابق قرآن کی تفسیر کرتا ہے اگر قرآن کو بنیاد اور حجت تسلیم کر لیا جائے تو یہ ممکن نہیں کہ قرآنی احکام کی ایسی تعبیریں ہو سکیں جو ایک دوسر ے سے متضاد ہوں۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ قرآن کو خارجی اثرات سے منزہ کر دینے کے بعد بھی، اس کے احکام میں تضاد اور اختلاف رہتا ہے۔ تو یہ چیز قرآن کریم کے اپنے دعوے کے خلاف ہے اس نے کہا ہے کہ میرے منجانب اللہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس میں ..... کوئی اختلافی بات نہیں لہذا اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن میں بھی اس کی صلاحیت نہیں کہ وہ ہمیں متفق علیہ راہ نمائی دے سکے تو وہ اسلام کی طرف قطعی طور پر مایوس ہے۔ اُسے یہ راستہ چھوڑ دینا چاہیئے"

(طلوع اسلام جولائی ۶۲ء صفحہ ۶۶)

سوال یہ ہے کہ معاصر نے جو دلیل "قرآن کریم" کے متعلق دی ہے کیا یہی دلیل سنت رسول اللہ کے متعلق نہیں دی جا سکتی اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جب قرآن کریم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپ اپنے عمل میں اس کا نمونہ دنیا کے سامنے رکھنے پر مکلف تھے تو پھر جس طرح قرآن کریم میں متضاد باتیں نہیں ہو سکتیں اسی طرح سنت میں بھی نہیں ہو سکتیں

اصل بات یہ ہے کہ "طلوع اسلام" کے مقالہ نگار کے ذہن میں سنت رسول اللہ کی بجائے "حدیث" ہے اور شاید وہ سنت اور حدیث میں جو فرق ہے اس کو یا تو سمجھا نہیں اور یا اس کو کوئی وقعت نہیں دیتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں جا بجا اس کی توجیہہ فرمائی ہے۔ اور واضح کیا ہے کہ سنت رسول اللہ دین کا حصہ ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم پر اپنے عمل سے دکھایا اور جو بذریعہ تعامل ہم تک پہنچا ہے۔ حدیث بعد میں جمع ہوئی ہے جس کی بنیاد سنت اور روایت پر ہے۔ اس کا مقام قرآن کریم اور سنت کے بعد ہے۔ اسی طرح آپ نے فقہی مسائل کے متعلق بھی یہ فیصلہ دیا ہے کہ امام اعظم کی حتی الوسع پیروی کی جائے۔ تاہم ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید بطور فرقہ کے نہ کی جائے اور فروعی مسائل میں جو مسئلہ کسی کے نزدیک صحیح ہے اس پر عمل کرے۔ مثلاً اگر اسکے نزدیک رفع یدین ثابت ہے تو وہ رفع یدین بے شک کرے اور جس کے نزدیک یہ ثابت نہیں وہ نہ کرے۔ مسلمانوں میں اتحاد عمل کا یہ بہترین اصول ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی فیصلہ دیا ہے کہ قرآن کریم حدیث پر قاضی ہے نہ کہ حدیث قرآن کریم پر۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ میں فروعی مسائل پر تمام تنازعات خود بخود ختم ہو گئے ہیں

لہذا مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ فقہ اور حدیث کو (نعوذ باللہ) شہید کر دیا جائے اور صرف قرآن کریم کو لے لیا جائے۔ حالانکہ قرآن کریم پر جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل ہمارے سامنے نہ ہو جو "سنت" کے ذریعہ ہم تک تواتر کے ساتھ چلا آیا ہے۔ اس وقت تک ہم قرآن کریم پر بھی کما حقہ عمل نہیں کر سکتے۔

یہ درست ہے کہ بعض لوگوں نے دین میں غلو کر کے بہت سی بدعات شامل کر دی ہیں لیکن ایسی بدعات کو احادیث سنت اور قرآن کریم کے معیاروں پر جانچنے سے ان کی حقیقت کھل سکتی ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے شروع سے مسلمانوں میں ایسے ائمہ پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے ابتداء ہی سے اس کام کو نگاہ رکھا ہے۔

مسلمانوں میں اتحاد کے لئے قطعاً یہ ضروری نہیں ہے کہ فقہ اور حدیث کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے خاص کر سنت کو جس کے بغیر ہم دینی کاموں میں ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکتے البتہ قرآن کریم میں بھی بطور خود فکر کرنا بھی ضروری ہے۔ اس میں ایسے خزانے دفن ہیں کہ جو مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ منکشف ہوتے چلے آئے ہیں اور ہوتے چلے جائیں۔ مگر اس کے لئے ہمیں فقہی مکاتب اور احادیث اور سنت کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ جس امر کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کوئی ایسا مصلح امت میں پیدا ہوتا رہے جو کھرے کو کھوٹے سے جدا کرتا رہے اور قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی حکمتوں کو اپنے وقت کے ماحول میں واضح کرتا رہے۔

یہ ہم نے اپنی طرف سے بات نہیں کہی بلکہ قرآن کریم میں اللہ تعالے نے اور اس کی توجیہہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی بات فرمائی ہے۔ اور آج ہم جو مختلف متضاد فرقہ بندی اسلام میں دیکھتے ہیں وہ اللہ تعالے کے اس وعدہ کو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوئی ہے ورنہ اگر مسلمان قرآن کریم اور اس کے رسول کی باتوں کو بھلا نہ دیتے اور طالع آزما خود ساختہ مصلحین مسلمانوں کی راہ نہ مارتے تو آج ہم دیکھتے کہ مسلمان ایک تسبیح کے دانے ہوتے۔

"طلوع اسلام" والوں کا یہ دعوے ہے جیسا کہ اوپر کے حوالے سے بھی واضح ہوتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو ہی اپنا راہنما مانتے ہیں ہم ان سے اس بات میں بالکل متفق ہیں کہ "اسلام" کی بنیاد قرآن کریم پر ہی محکم اور استوار ہوتی ہے اور جو چیز قرآن کریم کے مطابق نہیں بلکہ اس کے مخالف ہے وہ پھینک دینے کے قابل ہے۔ چنانچہ ہم ان کے سامنے قرآن کریم ہی کی مشہور آیہ کریمہ پیش کرتے ہیں اللہ تعالے فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

یعنی یہ قرآن کریم ضرور ہم ہی نے اتارا ہے اور ضرور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے والے ہیں کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ جو طرح ہم نے خود قرآن کریم اتارا ہے اور اس میں کسی دوسرے کا کوئی حصہ نہیں نہ کسی رسول کا اور نہ کسی اور کا۔ اسی طرح ہم خود ہی اس کی حفاظت بھی کرنے والے ہیں۔ کسی دانشمند یا فلسفی یا خود ساختہ مصلح کی ہم کو قطعاً ضرورت نہیں۔ پھر کیا اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ ہم اس کی محض مادی حفاظت کریں گے؟ یعنی ہم مسلمانوں میں حفاظ پیدا کریں گے جو اس کا لفظ لفظ زبانی یاد رکھیں گے اور ہم عنقریب چھاپہ خانہ ایجاد کرنے کی انسان کو توفیق دیں گے اور اس طرح قرآن کریم کی عبادت قیامت تک محفوظ ہو جائے گی؟ بے شک یہ بھی ایک عظیم بات ہے دوسرے صحف الہیہ کے مقابلہ میں یہ بھی خصوصیت صرف قرآن ہی کو حاصل ہوئی ہے کہ اس کے لفظ لفظ بلکہ زیر و زبر کی حفاظت ہوئی ہے اور آج خواہ قرآن کریم لندن سے شائع ہو یا جاپان سے ان دونوں میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہوگا۔ کسی کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ زیر و زبر کو آگے پیچھے کر دے۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بائیبل جو کہ کروڑوں کی تعداد میں آج شائع ہو رہی ہے۔ اس کی نئی نئی ترمیمی ایڈیشنیں شائع ہو رہی ہیں اور پرانے نسخوں سے مقابلہ کر کے خود عیسائی عالموں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مثلاً مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر اناجیل میں الحاقی ہے اور اب ایسی اناجیل شائع ہو رہی ہیں۔ جن سے ان حصوں کو حذف کر دیا گیا ہے

الغرض اس لحاظ سے بھی قرآن کریم کی اللہ تعالے نے پوری پوری حفاظت کی ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو یہ حفاظت کا صرف تکوینی پہلو ہے سوال ہوتا ہے کہ کیا حفاظت قرآن کہ جس کا اللہ تعالے نے وعدہ کیا ہے صرف یہی معنی ہیں کہ اس کی عبارت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اگر اسکے یہی محدود معنی لئے جائیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالے نے جو بشر رسول بھیجے ہیں وہ (نعوذ باللہ) بے کار تھے۔ اگر ہدایت یا ذکر محض لکھا ہوا بھیج دیتا۔ تو کافی تھا۔ آخر ہدایت کے ساتھ رسول کی کیا ضرورت تھی؟

(باقی صفحہ پر)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

عرصہ زیر رپورٹ (جولائی۔ اگست ۱۹۶۶ء) میں ٹانگانیکا کے دس صوبہ جات میں سے ۵ صوبوں میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ قریباً ۷۰۰ سو میل سفر کیا۔ دو ہزار سے زائد پمفلٹ تقسیم کئے۔ زبانی اور بذریعہ لٹریچر سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۳۴ افراد بفضلہ تعالیٰ بیعت کر کے داخل اسلام ہوئے۔ الحمد للہ

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ اسلام بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عیسائیوں اور اس عاجز کے درمیان قرار پایا تھا کہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ ۹ بجے صبح بعض اختلافی مسائل پر ہمارے درمیان تبادلہ خیالات ہوگا۔ عاجز وقت مقررہ پر وہاں پہنچ گیا۔ بہت سے افریقن مسلمان جنہیں اس انتظام کا علم تھا گفتگو سننے کے لئے شوق سے جمع ہو چکے تھے لیکن وہ عیسائی دوست جن کے ساتھ تبادلہ خیالات کا فیصلہ ہوا تھا وہ نہ آئے آخر ½ ۱۰ بجے تک انتظار کے بعد حاضرین نے اپنی طرف سے سلسلہ سوال و جواب شروع کر دیا۔ لوگ کافی تعداد میں جمع ہو گئے۔ عیسائیت اور اسلام میں فرق عام طور پر زیر بحث رہا۔ ایک افریقن مسلمان جو شروع سے ہماری گفتگو سن رہے تھے۔ اس ناچیز کو مخاطب ہو کر کہنے لگے شیخ تم اپنے آپ کو ولی اللہ کیوں نہیں کہتے؟ میں نے جواب دیا کہ میں تو ایک معمولی خادم اسلام ہوں اس نے کہا کہ اچھا آپ ٹانگانیکا میں اسلام کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ چنانچہ اس پر عاجز نے تمام مسلمان حاضرین سمیت بلکہ احیائے اسلام کے لئے لمبی دعا کی۔

تعلیم و تربیت

روزانہ نماز فجر کے بعد سواحیلی زبان میں درس قرآن کریم دیتا رہا۔ لجنہ اماء اللہ کے پندرہ روزہ اجلاسوں میں اردو اور سواحیلی دونوں زبانوں میں درس قرآن کریم دیتا رہا۔ نماز مغرب کے بعد روزانہ سواحیلی زبان میں درس حدیث دیتا رہا۔ نماز عشاء کے بعد روزانہ ایک گھنٹہ غیر از جماعت طلباء کو انگریزی پڑھاتا رہا۔ جتنا عرصہ عاجز ٹبورا میں قیام پذیر رہا بفضلہ تعالیٰ شہر اور مضافات اور اردگرد کے علاقہ میں تبلیغ کرتا رہا۔ ۱۰۰ افراد کو ہر ماہ تبلیغی لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجواتا رہا۔ ایک سکھ دوست نے گورمکھی ترجمہ قرآن کریم اور دوسرے سکھ دوست نے گورمکھی زبان میں سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر پڑھی۔

ٹانگانیکا کی حکمران پارٹی ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے پراونشل چیئرمین مسٹر رجیب صالح ٹامبوے صاحب کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا اور انہیں سلسلہ کی تعلیم سے آگاہ کیا۔ جن دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ ان میں چیف عبداللہ فنڈیکیرا صاحب کے چھوٹے بھائی مسٹر رشید فنڈیکیرا صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

چیف محمد کلوتیا صاحب کی آمد

ہمارے مخلص احمدی دوست چیف محمد کلوتیا صاحب چیفوں کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے چند دن کے لئے تشریف لائے۔ ان کے ساتھیوں کو لٹریچر دیا گیا۔ اور تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ۱۵/۷/۶۶ بروز ہفتہ گورنمنٹ ٹبورا سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر Mr. S. F. D. Cook کے ہمراہ ہمارے دفتر میں صدر شعبہ عربی گلاسکو یونیورسٹی جناب پروفیسر Trimingham صاحب تشریف لائے۔ انہیں ضروری معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ وہ احمدیت یا اسلام کے متعلق کوئی کتاب لکھنا چاہتے ہیں۔ آپ معمر آدمی ہیں اور اسلام کے خلاف تعصب رکھتے ہیں۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک انہیں تبلیغ کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ مسٹر جناب لسنڈے کی تشریف آوری پر ٹبورا ٹاؤن کونسل کی طرف سے ان کے اعزاز میں پارٹی دی گئی۔ جس میں شامل ہونے کی عاجز کو بھی دعوت ملی۔ اور پارٹی میں شامل ہو کر لوکل گورنمنٹ اور دوسرے افسران اور شرفاء سے ملاقات کی۔ T.A.N.U. یعنی ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین حکمران پارٹی کی پراونشل اور ڈسٹرکٹ ایگزیکٹو کمیٹیوں نے ۱۲ میں سے ۱۱ ووٹ کی اکثریت سے عاجز کو ٹبورا ٹاؤن کونسل کے لئے کونسلر چنا اور تمام کاغذات تیار ہو کر ہیڈ کوارٹر دارالسلام بھیجے گئے۔ وہاں سے نیشنل ایگزیکٹو نے بھی عاجز کا نام منظور کر لیا۔ لیکن عاجز کا ووٹ چونکہ گذشتہ لمبے سفروں کی وجہ سے رجسٹر نہ ہو سکا تھا اس لئے پولنگ آفیسر صاحب نے نامزدگی کے کاغذات منظور نہ کئے جس پر ٹبورا کے افریقن اور ایشین سب نے افسوس کا اظہار کیا۔

سالانہ کانفرنس میں شمولیت

۴ اگست ۱۹۶۶ء کو معلم رشیدی صالح صاحب کے ہمراہ سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے دارالسلام کے لئے روانہ ہوا۔ امسال جہت سے کہ اس کانفرنس میں افریقن نمائندگان کی تعداد ایشین نمائندگان سے زیادہ تھی اپنی قسم کی پہلی کانفرنس تھی۔ جو بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیاب رہی۔

حکام اور لیڈروں سے ملاقاتیں

ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے نیز چند ضروری کاموں کے سلسلہ میں عاجز نے مسٹر سعدانی عبدی کنڈورو (جو ٹانگانیکا کے بوڑھوں کی انجمن کے پریذیڈنٹ اور ہمارے پرانے دوست ہیں) آنریبل وزیر اعظم ڈاکٹر جولیس NYERERS وزیر قانون آنریبل چیف عبداللہ فنڈیکیرا وزیر بے محکمہ آنریبل مسٹر رشیدی کواوا (جو اب وزیر اعظم ہیں) وزیر زراعت سیدی ٹیوا۔ وزیر صنعت و تجارت آنریبل مسٹر جمال وزیر اعظم صاحب کے پارلیمنٹری سیکرٹری مسٹر بھو کے منانگا اور موروگورو کے پراونشل کمشنر سے جو کہ پہلے ٹبورا میں ڈسٹرکٹ کمشنر ہوا کرتے تھے ان کے دفتروں یا گھروں پر ملاقاتیں کیں۔

آنریبل مسٹر کواوا سابق وزیر بے محکمہ موجودہ وزیر اعظم کے گھر پر وائس پریذیڈنٹ ساؤتھ افریقن A.N.C. (افریقن نیشنل کانگرس) مسٹر آلیور ٹامبو سے بھی ملاقات کی۔ ان کی خدمت میں انگریزی کتاب "احمد" کا ایک نسخہ پیش کیا۔

دارالسلام سے واپسی سے ایک روز قبل مکرم جناب مولوی محمد منور صاحب کے ساتھ گورنر صاحب سے ملنے گورنمنٹ ہاؤس گیا۔ لیکن ان کی علالت کے باعث ملاقات نہ ہو سکی اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو مل کر واپس آ گئے۔ ازنگا میں ایک مختصر سی جماعت موجود تھی۔ یہ عاجز اور معلم عمر عبداللہ صاحب دونوں ازنگا میں پہلی بار گئے۔ عاجز معلم عمر عبداللہ صاحب کو ساتھ لیکر ممبر آف دی نیشنل اسمبلی مسٹر بجلوح ڈی۔ سی صاحب اور ریوالی صاحب کو ملنے گیا۔ ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے دفتر میں بھی گیا۔ خود لوگوں سے تعارف حاصل کیا۔ اور معلم عمر صاحب کو بھی ملایا۔ ریوالی مسٹر سیدی سیف صاحب کو ان کے سوالوں کے جواب لکھائے۔ ہر روز دن اور رات کو لوگ عاجز کے جائے قیام پر جمع ہو کر تحقیق حق کے لئے سوالات کرتے رہے دو دن میں ۳۶ افراد نے بیعت کی الحمد للہ۔ جس معزز غیر از جماعت دوست کے گھر پر عاجز کا قیام تھا وہ اور ایک معلم صاحب نے بھی بیعت کی اور اسی دن احمدیہ سکول کھولنے کے لئے اپنا ۴ کمرہ کا مکان مشن کو پیش کر دیا۔ جماعت کے احباب کا جنرل اجلاس بلا کر عہدہ داران جماعت کا انتخاب کرایا۔

کفرستانوں میں مساجد کا قیام

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو ہی یہ توفیق دی ہے کہ وہ کفرستانوں میں مساجد کا قیام عمل میں لا رہی ہے۔ اور اللہ اکبر کی اذانیں بلند کر رہی ہے۔

اس کی پوری تفصیل آپ الفضل کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

شہر اور علاقہ میں ہمارے ارنگا آنے اور تبلیغ کرنے نیز لوگوں کے بیعت کرنے کی خبر مشہور ہو چکی تھی شیخ حبیب اللہ صاحب جن کے بڑے صاحبزادے عزیزم یحییٰ حبیب صاحب احمدی ہیں عاجز کو ملنے آئے اور بڑی محبت سے ملے عاجز بھی ایک دن ان کے ہاں ملنے گیا وہ شہر سے باہر تین چار میل دور اپنی مسجد کے امام ہیں ایک روز جب ہم شہر میں ٹرک پیدل گزر رہے تھے تو ایک طرف شہر کے سنی علماء اور لیڈر جمع ہو کر کھڑے ہمارے ہی متعلق باتیں کر رہے تھے کہ عاجز نے فوراً ان کی طرف رخ کیا اور ان سے تعارف حاصل کرنے کے بعد انہیں اپنی آمد کے اصل مقصد سے آگاہ کیا اور سوالوں کے جواب دیئے۔

کالینگا میں تبلیغ

ارنگا سے قریباً دس میل کے فاصلہ پر علاقہ کے مشہور اور سب سے بڑے چیف، چیف آدم ساپی صاحب کا گاؤں اور مکان وغیرہ ہے ہم نے ٹیلیفون کر کے چیف صاحب کو ملنے کے لئے ۳ بجے بعد دوپہر کا وقت لیا ہوا تھا۔ مسٹر احمد کوبے اپنی موٹر کار لے کر عین وقت مقررہ پر تشریف لائے اور ہم ان کے ساتھ کالینگا کے لئے روانہ ہوئے چیف صاحب نہایت محبت اور تپاک سے ملے

ان کے گاؤں کے معلم اور ایک مہمان معلم بھی مجلس میں شریک ہو گئے اور عاجز نے انہیں معلم عمر عبداللہ صاحب اور مسٹر سویدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سے تعارف کرانے کے بعد پیغام حق پہنچانا شروع کیا ہمارا ارادہ جلد واپس جانے کا تھا لیکن چیف صاحب نے گفتگو میں اپنی دلچسپی لی کہ اپنے اندرون خانہ جا کر ہدایت دے آئے کہ چائے پانچ بجے سے پہلے نہ بھیجی جائے۔

موروگورو

عزیزم معلم عمر عبداللہ صاحب کے سپرد ارنگا کا کام کر کے عاجز ۶۱-۸-۲۸ بروز

سوموار صبح ۸ بجے بذریعہ بس واپس موروگورو کے لئے روانہ ہوا بس سٹیشن پر دوست الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے راستہ میں چیف آدم ساپی کے چھوٹے بھائی ابراہیم ساپی صاحب میرے ہمسفر تھے انہیں بھی تبلیغ کرنے کا موقع ملا دوسرے مسافر بھی خاموشی اور دلچسپی سے سنتے رہے

موروگورو میں احمدی بچوں کو دینیات کا سبق دیتا رہا افریقن اور ایشین احمدی دوستوں سے ملاقات کی مکرم جناب ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب ڈار کے ساتھ مل کر بعض غیر از جماعت دوستوں سے سکول فنڈ حاصل کیا اس سارے سفر میں قریباً ۹۰۰/- شلنگ سکول فنڈ جمع ہوا اس سلسلہ میں موروگورو میں مکرم جناب ڈار صاحب نے اور ڈوڈومہ میں ان کے چھوٹے بھائی جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار نے عاجز کی خاص امداد کی فجزاہم اللہ احسن الجزاء ۶۱/۸/۳۰ کو موروگورو سے ڈوڈومہ کے لئے روانہ ہوا اور اسی شام ۶ بجے ڈوڈومہ پہنچا۔

ڈوڈومہ

نماز جمعہ احباب جماعت ڈوڈومہ کو جمع کر کے پڑھائی اور انہیں ضروری نصائح کیں ڈسٹرکٹ کمشنر مسٹر چانڈے عثمان، سکول کے ۳ اساتذہ اور لوالی سیف نسود صاحب کو خاص طور پر تبلیغ کی۔

۶۱/۹/۳۰ کو جب واپس ٹبورا پہنچا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری غیر حاضری میں ۶۱/۸/۲۴ کو مجھے تیسرا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ (آمین)

تصحیح

الفضل یکم جولائی ۱۹۶۲ء میں مودود احمد صاحب ۱۶۶۱۳ کی وصیت شائع ہوئی ہے اس میں موصی موصوف کی ولدیت شائع نہیں ہوئی ۱۶۶۱۳ مودود احمد صاحب نواب مسعود احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔

اعلانات نکاح

۱۔ خاکسار ملک محمد اصغر ولد محمد رمضان صاحب سکنہ مادل کے ضلع گجرات حال کراچی کا نکاح ہمراہ رقیہ شیریں بنت چوہدری سردار خان صاحب سکنہ کراچی دو ہزار روپیہ حق مہر پر مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ نے بروز جمعہ یکم جون ۶۲ء کو بعد نماز عصر احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ احباب کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار ملک محمد اصغر ٹیلیفون ہاؤس میکلوڈ روڈ کراچی)

۲۔ میرے چچا زاد بھائی چوہدری عطاء اللہ ابن چوہدری اللہ دتہ آف ٹھروہ کا نکاح دو ہزار روپیہ مہر پر امۃ الرؤف صاحبہ بنت چوہدری عبدالعزیز صاحب آف پڑتانوالی ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آف کھٹ کوڑا نے مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۲ء بمقام پڑتانوالی پڑھا تمام احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور جماعت احمدیہ کے لئے برکات کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار عنایت اللہ منیجر زمیندارہ مسلم ہائی سکول ٹھروہ ضلع سیالکوٹ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نویں جماعت کا نتیجہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نویں جماعت (سیکنڈری سکول حصہ اول) کے ایک گروپ کے نمبر نتیجہ کے ساتھ موصول نہیں ہوئے تھے وہ اب وصول ہوئے ہیں اس لئے مفصل نتیجہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ محمد ابراہیم (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۷۱۴۷	مرزا مغفور احمد	۳۰۱	۱۷۱۷۵	ادریس احمد	۲۲۸
۱۷۱۴۸	سید مولود احمد	۲۵۲	۱۷۱۷۶	غلام نبی خان	۲۰۶
۱۷۱۴۹	مبشر احمد خان	۲۸۳	۱۷۱۷۷	شاہد سلیم	۲۵۵
۱۷۱۵۰	عبدالعزیز	۲۳۰	۱۷۱۷۸	عبدالغفور	۲۰۸
۱۷۱۵۱	عبدالمجید طاہر	۲۹۳	۱۷۱۷۹	شہاب الدین	۲۶۹
۱۷۱۵۲	محمد اعظم	۲۴۷	۱۷۱۸۰	منور احمد انیس	۲۳۶
۱۷۱۵۳	محمد سلیم	۲۷۰	۱۷۱۸۱	عبدالرشید	۲۶۵
۱۷۱۵۴	بشیر احمد	۲۱۹	۱۷۱۸۲	رشید احمد	۱۹۱
۱۷۱۵۵	عبدالرشید خالد	۲۶۳	۱۷۱۸۳	اکرام اللہ ظفر	۲۲۸
۱۷۱۵۶	فائز محی الدین	۲۶۰	۱۷۱۸۴	مظہر حسین	۳۰۷
۱۷۱۵۷	منیر احمد نذیر	۲۷۲	۱۷۱۸۵	مختار احمد	۲۳۶
۱۷۱۵۸	نصیر احمد ظفر	۲۳۸	۱۷۱۸۶	عبدالحمید	۲۵۱
۱۷۱۵۹	محمد مبشر شاہ	۳۱۲	۱۷۱۸۷	رشید احمد	۲۲۸
۱۷۱۶۰	محمد عاقل خان	۲۳۵	۱۷۱۸۸	عزیز احمد	۲۵۹
۱۷۱۶۱	رفیق احمد صالح	۲۶۱	۱۷۱۸۹	معین شاہ	۲۱۱
۱۷۱۶۲	نعیم اختر صدیقی	۳۲۳	۱۷۱۹۰	ارشد احمد شاہ	۲۴۹
۱۷۱۶۳	محمد حنیف	۲۹۷	۱۷۱۹۱	نعیم احمد	۲۶۳
۱۷۱۶۴	خلیل اللہ طاہر	۱۷۳	۱۷۱۹۲	پرویز احمد طاہر	۲۹۳
۱۷۱۶۵	مبارک احمد	۲۳۹	۱۷۱۹۳	تیمور وہاب احمد	۲۲۵
۱۷۱۶۶	منیر احمد باجوہ	۲۴۱	۱۷۱۹۴	منور احمد قاسم	۲۴۸
۱۷۱۶۷	ظفر اللہ خان	۲۶۴	۱۷۱۹۵	عبدالکریم	۱۸۱
۱۷۱۶۸	جاوید احمد فاروقی	۲۲۳	۱۷۱۹۶	محمد اکرام	۲۵۴
۱۷۱۶۹	مرزا مبشر احمد	۲۷۷	۱۷۱۹۷	سخی احمد	۲۱۴
۱۷۱۷۰	لطیف الرحمن	۲۰۴	۱۷۱۹۸	محمد احمد	۳۲۵
۱۷۱۷۱	شریف احمد خان	امتحان میں شامل نہ ہوسکا	۱۷۱۹۹	نصیر احمد	۲۹۱
۱۷۱۷۲	نصیر الرحمن	۱۸۳	۱۷۲۰۰	ممتاز احمد	[illegible]
۱۷۱۷۳	منیر الرحمن	۱۸۱	۱۷۲۲۳	عبدالرشید خان	[illegible]
۱۷۱۷۴	خلیل احمد ناصر	۳۰۴	۱۷۲۲۴	مبشر احمد [illegible]	[illegible]

بے کلی کی دعا قبول ہوئی
کشت دل جل اٹھی تو پھول ہوئی
بے نیازی ترا شعار ہوا
بے قراری مرا اصول ہوئی
مجھ سے بھی درگزر میرے مولا
مجھ سے بھی زندگی میں بھول ہوئی
کونسی چیز تھی وہ انساں میں
جو "ظلوما" "جہولا" ہوئی
دور حاضر کو دیکھ کر اختر
کچھ طبیعت میری ملول ہوئی

تاریخ اسلام

شاہان اسلام کی رواداریاں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۴)

محمد بن قاسم کا اصول

خلجیوں کے زمانۂ حکومت میں محمد بن قاسم کی اس پالیسی کو بہت ترقی دی گئی کہ غیر مسلموں کو بھی حکومت کے کاروبار میں شریک کرنا چاہیئے۔ چنانچہ سلاطین خلجی کے عہد میں شہر کا کوتوال فوج کا سپہ سالار۔ بادشاہ کا خزانچی ان تمام عہدوں پر ہندو نظر آتے ہیں

خلجیوں کا زمانۂ حکومت

ہندوستان میں خلجیوں کی حکومت صرف اسی سال رہی خلجیوں کے بعد ہندوستان کی بادشاہی تغلق خاندان میں آ گئی۔

خاندان تغلق

اس خاندان میں دس بادشاہ گذرے ہیں۔ لیکن نامی گرامی صرف تین ہیں۔ سلطان غیاث الدین تغلق۔ محمد تغلق۔ فیروز شاہ تغلق۔

محمد تغلق

سلطان محمد تغلق کے عہد سلطنت میں جن اصلاحات کا نفاذ ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان میں ایک صالح معاشرہ قائم کرنا چاہتا تھا۔ ایک اچھی سوسائٹی اور اچھے سماج کا تصور ہمیشہ ان کے سامنے رہا۔

اس نے زراعت کی طرف کافی توجہ دی جو ان دنوں خاص ہندوؤں کا پیشہ تھا اور نمونے کے طور پر اس نے ملک میں زراعت کے ایک طریقہ کا تجربہ کیا۔ یہ وہی تجربہ کیا جو آج اشتراکی ممالک میں اپنایا جا رہا ہے یعنی ہر قسم کے غلہ کے لئے زمین کا ایک رقبہ خاص کر دینا اس رقبہ میں صرف اسی غلہ کی کاشت کرنا جس کے لئے وہ خاص کیا گیا ہو سلطان محمد تغلق نے ہر جنس کے لئے بیس بیس ہزار مربع میل کا رقبہ مقرر کیا۔

باغبانی

اسی طرح وہ سارے ہندوستان میں پھلدار باغوں کا ایک جال پھیلا دینا چاہتا تھا آگے چلکر سلطان محمد تغلق کی زرعی پالیسی کو سلطان فیروز شاہ تغلق نے بھی اپنایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک بہت خوشحال ہو گیا اس خوشحالی سے ملک کے ہندو طبقہ کو کتنا حصہ ملا اس کا اندازہ ضیاء الدین برنی کے اس قول سے لگائیے۔ وہ ہندو طبقہ کی خوشحالی پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

در خانہائے خوطاں و مقدماں
از اسپاں و مواشی و غلات
و اسباب جائے نماندہ و نام
احتیاج در رعایا نماندہ

ترجمہ:۔ ہندو سرداروں کے گھروں میں گھوڑوں۔ مویشی اور غلوں سے جگہ نہیں رہی اور رعایا میں احتیاج کا نام رہا۔

جوگیوں سے تعلق

سلطان محمد تغلق کے عہد میں مشہور مسلمان سیاح ابن بطوطہ ہندوستان آیا تھا۔ وہ دہلی میں کچھ دنوں تک قاضی کے عہدہ پر بھی رہا۔ ایک مرتبہ سلطان نے اس کو جوگیوں کا ایک تماشہ بھی دکھایا۔

سنسکرت نوازی

ہمیں تاریخ سے یہ بھی معلوم ہے کہ سلطان محمد تغلق اور فیروز شاہ تغلق سنسکرت زبان کے بڑے قدردان تھے ان کے دربار میں ایک ہزار شعراء تھے ان میں ہندی یا سنسکرت شعراء کی بھی کافی تعداد تھی سلطان محمد تغلق نے اودھ میں ایک شہر بسایا تھا۔ اس کا نام اس نے عربی و فارسی کو چھوڑ کر مرگ دواری رکھا تھا۔ ان بادشاہوں کا خیال تھا کہ سنسکرت لٹریچر میں بہت سی مفید معلومات ہیں۔ چنانچہ فیروز شاہ تغلق جب جوالامکھی مندر گیا تو اسکو زبان سنسکرت کی تیرہ سو کتابیں ملیں اس نے ان کتابوں کی بڑی حفاظت کی اور ان میں سے چند کتابوں کا فارسی ترجمہ بھی کرایا

امراء ہنود عہد تغلق میں

عہد تغلق میں ہندوؤں کو حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر بھی مامور کیا گیا جیسے سمندھ کا گورنر قلعہ گلبرگہ کا کمانڈر۔ دیوگیر کا نائب وزیر۔ یہ سب ہندو تھے یہ کلیدی عہدے کہلاتے ہیں اور ان پر معتمد ترین لوگوں کو ہی مقرر کیا جاتا تھا خصوصاً اس زمانے میں جب بغاوت کرنا آسان ہی نہیں تھا بلکہ امراء کا ایک فیشن بھی تھا۔

ایک ہندو کا دعوئے قصاص

میں اب سلطان محمد تغلق کی عدل پروری کا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ اس جلیل القدر سلطان پر جس کی طاقت و اختیار کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ ایک معمولی ہندو امیر یہ دعوے کرتا ہے کہ سلطان نے بے گناہ اس کے بھائی کو قتل کر ڈالا ہے۔ سلطان یہ سنتے ہی تنہا ایک عام مجرم کی طرح قاضی کی عدالت میں پہنچ گیا۔ قاضی نے کھڑے ہو کر سلطان کو کورنش بجالانا چاہا مگر سلطان نے روک دیا۔ اور کہا کہ میں اس وقت آپ کے سامنے "سلطان ہند" کی حیثیت سے نہیں آیا ہوں بلکہ مدعی علیہ کے طور پر۔ آفرین ہے اس قاضی پر کہ اس نے مقدمہ کی سماعت کر کے فیصلہ کیا کہ اگر ہندو امیر خون بہا لینے پر تیار نہ ہو تو اس ہندو مقتول کے عوض میں سلطان کو قتل کیا جائے۔ سلطان محمد تغلق نے فوراً گردن جھکا دی۔ مگر وہ ہندو امیر خون بہا لینے پر راضی ہو گیا۔ اور سلطان کی جان بچ گئی۔

(مذہبی رجحانات)

آثار قدیمہ کی شہادت

یہی واقعات ہیں جن کی بنا پر یہ سلطان ہندوؤں میں بڑا ہی نیکنام تھا۔ محکمہ آثار قدیمہ میں ۱۳۲۷ء کا ایک کتبہ موجود ہے۔ یہ کتبہ ایک ہندو برہمن کا ہے۔ جسے اس نے دہلی کے قریب ایک کنویں پر کندہ کرایا تھا اس میں لکھا ہے کہ "سلطان محمد تغلق شاہان عالم میں ہیرے کی مانند ہیں"۔

خاندان سادات

خاندان تغلق کے بعد ہندوستان کا تخت کچھ دنوں کے لئے خاندان سادات کے قبضہ میں آیا۔ پھر اس تخت پر "لودھیوں" نے قبضہ کیا

خاندان لودھی

فارسی کی ترغیب:۔ سکندر لودھی کا وہ کارنامہ جس نے آئندہ ملک کے دیوانی معاملات پر ہندوؤں کو فارسی پڑھنے کی ترغیب تھی۔ یہ پہلا مسلمان بادشاہ ہے جس نے ہندوؤں کو فارسی پڑھنے کی ترغیب دی اور یہ بیج انہیں کا بویا تھا کہ عہد مغلیہ میں سارے سرکاری دفتر پر ہندو قابض ہو گئے۔

کورکشیتر کا میلہ

سلطان سکندر لودھی کو سماجی برائیاں دور کرنے کا بھی بہت خیال تھا۔ اس لئے اس نے سپہ سالار مسعود غازی کے میلے جو مسلمان لگاتے تھے۔ سارے ملک میں بند کرا دئے ان کے سامنے ہندوؤں کے ایک میلے کا بھی سوال آیا۔ اور وہ "کورکشیتر کا میلہ تھا۔ سلطان نے اس میلے کو بھی بند کرانا چاہا لیکن جب اس نے اپنے اس ارادے کا ایک عالم دین شہزادہ میاں عبداللہ کے سامنے اظہار کیا تو میاں عبداللہ نے فوراً جواب دیا اسلام کسی بتخانۂ قدیم کو ویران کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس جواب پر سکندر بڑا برافروختہ ہوا۔ مگر آخر اسکو میاں عبداللہ کی بات ماننی پڑی۔ (امراء ہنود)

بھگتی تحریک

سلطان سکندر لودھی کے عہد میں پہنچ کر اب مجھکو ہندوؤں کی ایک مشہور تحریک "بھگتی تحریک" کا ذکر کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ شاہان ہند کی مذہبی رواداری کا اس سے زیادہ کوئی ثبوت نہیں۔

ہندوستان میں جب مسلمان ایک قوم اور اسلام ایک مذہب کی حیثیت سے آیا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں نے جیو اور جینے دو کے اصول پر عمل کیا۔ مگر ہندو ازم اور اسلام دو مستقل مذاہب تھے۔ دونوں الگ الگ نظریۂ زندگی رکھتے تھے۔ دونوں کے پاس اخلاقی اور روحانی فلسفے تھے اس لئے یہ ناممکن تھا کہ ہندو ازم اور اسلام میں تصادم نہ ہوتا۔ یہ تو درست ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں زیادہ دنوں تک سیاسی تصادم نہیں ہوا۔ اس میدان میں ہندوؤں نے بہت جلد مسلمانوں کی بالادستی تسلیم کر لی۔ مگر جہاں تک دھرم کا سوال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو دھرم نے پہلے ہی دن سے اسلام سے ٹکرانے کی تیاری شروع کر دی

مساوات و عقیدۂ توحید کی تاثیر

جب مسلمان ہندوستان میں وارد ہوئے تو ہندو دانوں اور فلاسفروں نے بہت جلد محسوس کر لیا کہ ہندو سماج مسلمانوں کی تہذیب سے متاثر ہو رہا ہے خود پنڈت جواہر لال نہرو نے اس حقیقت کا اس طرح اعتراف کیا کہ

شمال مغرب سے آنے والے حملہ آوروں اور اسلام کی آمد ہندوستان کی تاریخ میں کافی اہمیت رکھتی ہے۔ اس نے ان خرابیوں کو جو ہندو سماج میں پیدا ہو گئیں تھیں۔ ذات پات کی تفریق چھوت چھات اور انتہا درجہ کی خلوت پسندی کو بالکل آشکارا کر دیا۔ اسلام کے اخوت کے نظریئے اور مسلمانوں کی عملی مساوات نے ہندوؤں کے ذہن پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

آپ اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ

اسلام کے عقیدۂ توحید سے ہندو دھرم متاثر ہوا ہے اور ہندوؤں کے وحدۃ الوجود سے اسلامی فلسفہ

اسلام کا یہ اثر و نفوذ دیکھکر ہندو سماج میں ایک اصلاحی تحریک چلی اس کا نام بھگتی کی تحریک ہے۔

— (باقی) —

جزاکم اللہ احسن الجزاء

گذشتہ کئی سالوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں کہ جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی آمدنیں پچیس پچیس لاکھ تک نہ پہنچ جائیں اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے"۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے جماعت لگاتار کوشش کر رہی ہے اور ہر سال صدر انجمن کے چندوں میں ایک معتد بہ اضافہ ہو جاتا ہے چنانچہ ۳۰ اپریل ۶۲ء کو ختم ہونے والے سال میں اس سے پہلے سال کی نسبت چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں مبلغ ایک لاکھ روپے سے اوپر ازدیادی ہوئی ہے اور اب ان چندوں کی مجموعی وصولی مبلغ ۱۵ لاکھ روپے کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اگرچہ یہ ازدیادی ہماری ضروریات کے مقابلہ میں بہت کم ہے اور ہم ابھی تک حضور کی مقرر کردہ حد کے ۵/۳ کے قریب ہی پہنچ سکے ہیں اور ایک لحاظ سے یہ بہت فکر کا مقام ہے پھر بھی ہر ازدیادی خواہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے۔ کیونکہ ہر ازدیادی ہمیں اپنی منزل کے اور نزدیک لے جاتی ہے چنانچہ گذشتہ سال یعنی ۱۹۶۲-۶۱ء میں جو ایک لاکھ روپے سے اوپر ازدیادی ہوئی ہے اس کے لئے ہم اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاتے ہیں۔ اور جن جماعتوں نے اس دوڑ میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے نظارت بیت المال تہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتی ہے اور انہیں اس کامیابی پر مبارکباد عرض کرتی ہے ایسی تمام جماعتیں جن کے مذکورہ بالا لازمی چندوں کی وصولی میں گذشتہ سے پیوستہ سال کی نسبت کم از کم مبلغ پانچ سو روپیہ کی بیشی ہوئی ہے اُن کی فہرست دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی ہے یہ فہرست نیچے بھی شائع کی جا رہی ہے تاکہ بزرگان سلسلہ صحابہ کرام اور دوسرے تمام احباب جماعت بھی ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان جماعتوں کو اپنے خاص الخاص فضلوں سے نوازے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر اپنے سلسلہ کی سعادت بخشے اور دوسری جماعتوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں بہت وسیع ہیں کام بہت اہم اور منزل بہت دور ہے اور اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ چندوں کی ازدیادی کی موجودہ رفتار کو بہت تیز کیا جائے اس لئے ہم میں سے ہر فرد کو چاہیئے کہ اپنی خداداد قوتوں اور صلاحیتوں کو ضائع نہ کرے اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں مردانہ وار قدم بڑھاتا چلا جائے تا اللہ تعالیٰ کے بہترین فضلوں کا وارث بن جائے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے لئے ایسے اعلیٰ درجہ کے انعاموں کا وعدہ فرمایا ہوا ہے جو اس وقت کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتے۔

نوٹ:۔ جن جماعتوں پر ⊗ نشان لگایا گیا ہے ان کی وصولی اگرچہ گذشتہ سے پیوستہ سال کی وصولی سے اچھی ہے لیکن بجٹ کے مقابلہ میں بہت کم ہے اسی طرح جن جماعتوں پر یہ ✻ نشان لگایا گیا ہے ان کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بہت سے بقایا جات ہیں۔ والسلام

عبدالحق رامہ۔ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۶۲/۶/۲۹

نام جماعت	ازدیادی	نام جماعت	ازدیادی
۱۔ کراچی	چودہ ہزار	۱۷۔ دارالصدر شرقی (ربوہ)	دو ہزار
۲۔ لاہور تمام حلقہ جات	تیرہ ہزار	۱۸۔ سول لائن (لاہور)	دو ہزار
۳۔ ربوہ تمام حلقہ جات	آٹھ ہزار	۱۹۔ گنج مغلپورہ (لاہور) ⊗ ✻	″
۴۔ راولپنڈی ⊗ ✻	آٹھ ہزار	۲۰۔ چک نمبر ۹ پنیار	″
۵۔ لائل پور شہر	ساڑھے پانچ ہزار	۲۱۔ دارالرحمت شرقی ربوہ	″
۶۔ کینال پارک (لاہور) ⊗	پانچ ہزار	۲۲۔ منٹگمری	″
۷۔ چٹاگانگ ⊗ ✻	″	۲۳۔ آئینہ کرم پورہ	″
۸۔ اسلامیہ پارک (لاہور) ⊗	چار ہزار	۲۴۔ جہلم ✻	″
۹۔ دارالرحمت وسطی (ربوہ) ⊗	تین ہزار	۲۵۔ چک ۱۸ ہوڑو	ڈیڑھ ہزار
۱۰۔ ملتان شہر	″	۲۶۔ دہلی دروازہ (لاہور)	″
۱۱۔ شیخوپورہ	″	۲۷۔ گوٹھ سردار محمد	″
۱۲۔ ماڈل ٹاؤن (لاہور)	″	۲۸۔ نواب شاہ	″
۱۳۔ لگھیانہ	اڑھائی ہزار	۲۹۔ بہاول نگر	″
۱۴۔ سیالکوٹ شہر ✻	″	۳۰۔ حیدرآباد	″
۱۵۔ گوٹھ امام بخش	″	۳۱۔ اچھرہ (لاہور) ✻	ایک ہزار
۱۶۔ واہ کینٹ ✻	″	۳۲۔ دارالنصر ربوہ	″

نام جماعت	ازدیادی	نام جماعت	ازدیادی
۳۳ عارف والا ✻	ایک ہزار	۶۱ گوٹھ نتھے خان ✻	آٹھ سو
۳۴ مردان ✻	″	۶۲ عزیز پور ہڈگری	″
۳۵ سرگودھا	″	۶۳ نصرت آباد اسٹیٹ ⊗ ✻	سات سو
۳۶ دھرم پورہ (لاہور) ⊗	″	۶۴ رسال پور چھاؤنی	″
۳۷ انور آباد (سندھ)	″	۶۵ بیگم کوٹ	″
۳۸ چک ۳۷ جنوبی ✻	″	۶۶ مرید کے	″
۳۹ چک ۱۷۱/۱۶۸ منگھ	″	۶۷ چک ۹۸ شمالی	″
۴۰ لاڑکانہ	″	۶۸ قمر آباد (سندھ)	″
۴۱ ہری پور ✻	″	۶۹ دارالبرکات ربوہ	چھ سو
۴۲ چنیوٹ ✻	″	۷۰ چک ۹۳ ٹی ڈی اے	″
۴۳ چک ۵۶۵ گ ب ⊗ ✻	″	۷۱ کیمبل پور	″
۴۴ راجگڑھ چو برجی (لاہور) ✻	″	۷۲ پرانی انارکلی (لاہور) ✻	″
۴۵ دولت پور نوشہرہ ککے زئیاں	نو سو	۷۳ گجرات شہر	″
۴۶ بستی بابا بھنڈا ✻	نو سو	۷۴ کوٹ آغا	″
۴۷ کوہاٹ ⊗	نو سو	۷۵ اور جمہ ⊗ ✻	″
۴۸ گگرت	نو سو	۷۶ محمد نگر (لاہور) ⊗	″
۴۹ نیلا گنبد لاہور ✻	نو سو	۷۷ گھٹیالیاں اسکول	″
۵۰ نارائن گنج ✻	نو سو	۷۸ وسن کے ✻	″
۵۱ چک ۱۰۔آر/۱۴۵ ⊗ ✻	آٹھ سو	۷۹ ڈگر	″
۵۲ امین آباد	″	۸۰ کنڈیارو	″
۵۳ چک ۱۹۲ مراد ✻	″	۸۱ پنڈ بھگوال	پانچ سو
۵۴ مانگٹ اونچے	″	۸۲ گوجرانوالہ ⊗	″
۵۵ گرمولہ ورکاں	″	۸۳ کمال ڈیرہ	″
۵۶ ناصر آباد سٹیٹ ✻	″	۸۴ رڈوہ ✻	″
۵۷ رحیم یار خاں ⊗	″	۸۵ بستی حصول	″
۵۸ چک ۱۷ جنوبی ⊗ ✻	″	۸۶ علی پور گھلواں ⊗ ✻	″
۵۹ کھلنا ✻	″	۸۷ کوہ مری ⊗	″
۶۰ خوشاب	″	۸۸ بھکو بھٹی	″

دعائے مغفرت

چوہدری محمود احمد صاحب ساکن کمیانہ ضلع گجرات کے بڑے بیٹے رحمت اللہ صاحب بعمر تیس برس ۲۶ رجون ۶۲ء کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون "آپ بہت مخلص اور ہونہار نوجوان تھے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ آمین (خاں محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ)

مصنوعات کے معیاری ہونے کا نشان

R C I

ہم آج سے صرف چند سال پہلے

بجلی کی فٹنگ میں استعمال ہونے والی تمام چیزیں دوسرے ملکوں سے منگواتے تھے۔

مگر اب یہ تمام اشیاء آپ کے اپنے وطن میں تیار کی جا رہی ہیں۔

اس حیرت انگیز ترقی میں R.C.I کی بنی ہوئی چیزیں بھی شامل ہیں

R.C.I بجلی کی مصنوعات کا سب سے امتیازی اور قابل بھروسہ ٹریڈ مارک ہے

جب بھی آپ بجلی کی فٹنگ کروائیں R.C.I کی اشیا خریدیں!

چوہدری محبوب احمد

پروپرائٹر روزنٹ کیمیکل انڈسٹریز (رجسٹرڈ) سرگودھا

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کو مزوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۲۷ ۔ میں امۃ القیوم زوجہ چوہدری عزیز احمد صاحب قوم [illegible] پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ محلہ [illegible] صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار پانچ صد روپیہ۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی ہار طلائی ایک عدد ان دونوں کا وزن مجموعی لحاظ سے ڈھائی تولہ ہے جس کی قیمت موجودہ ریٹ کے لحاظ سے اندازاً ۳۳۰/- ہے۔ یہ کل جائداد مبلغ ۱۸۳۰/- روپیہ بنتی ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے پس اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا ہو یا آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی نیز جائداد مندرجہ فارم وصیت کی ادائیگی کی ذمہ وار میں ذاتی طور پر خود ہوں گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ امۃ القیوم زوجہ عزیز احمد صاحب۔ گواہ شد نصیر احمد ناصر ولد حکیم اللہ دتہ صاحب مربی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم۔

نمبر ۱۴۱۴۵ ۔ میں حافظ عبدالرشید ولد محمد عیسٰے صاحب قوم کفش دوز پیشہ امام الصلوٰۃ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۰/۱۹۵۰ ساکن ننکانہ صاحب ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ صرف ۱۵/- ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ادا کرتا رہوں گا میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ نشان انگوٹھا حافظ عبدالرشید امام الصلوٰۃ مسجد احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد اللہ داد خاں بقلم خود جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ننکانہ صاحب۔ گواہ شد بقلم خود محمد خان کوچہ احمدیاں ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۶۳۷۳ ۔ میں اللہ داد ولد میاں مولا بخش قوم کھوکھر پیشہ دکانداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت مبلغ تین ہزار روپیہ نقد کی ہے مگر گذارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد جو بھی ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد بقلم خود اللہ داد ۲۵/۱۲/۶۱۔ گواہ شد علاؤالدین برادر خورد اللہ داد مذکور ۲۵/۱۲/۶۱۔ گواہ شد علی محمد سیکرٹری مال انجمن احمدیہ جھنگ صدر ۲۵/۱۲/۶۱۔

نمبر ۱۶۶۴۵ ۔ میں محمد رمضان ثنائی ولد ولی محمد مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے حصہ کی زمین جو کہ قصبہ پور خورد ڈاک خانہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال میں واقع ہے جو کہ ان کے حصہ کی زمین دس ایکڑ ہے وہ ابھی میرے دادا صاحب کے نام ہے۔ اگر میرے والد صاحب مرحوم کا حصہ مجھے ملا (ان دس ایکڑ میں خاکسار اور خاکسار کی دو ہمشیرہ بھی حصہ دار ہیں) تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں مجھے پینسٹھ روپے تنخواہ ملتی ہے میں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں جمع کرواتا رہوں گا نیز اگر میری آمد میں کمی بیشی ہوئی تو اسکی اطلاع نظارت مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا یعنی جو بھی مجھے آمد ہو گی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی نیز اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ والسلام محمد رمضان ثنائی ولد ولی محمد مرحوم مددگار کارکن دفتر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد عنایت اللہ کارکن نظارت بیت المال ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۲۸ ۔ میں فضل الرحمٰن طاہر ولد قاضی عبدالرحمٰن صاحب قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالصدر شرقی کوارٹر ۲۱ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری سن باسٹھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت سکنی اراضی تقریباً ۱۲ مرلے محلہ دارالنصر میں ہے۔ جو میرے والد صاحب کی طرف سے ملی ہے جس کی قیمت اندازاً ۳۶۵/- روپیہ ہو گی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ لیکن میں اس وقت گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ (الیکٹریکل انجینئرنگ کلاس سیکنڈ ایئر ڈپلومہ) میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار جیب خرچ پر ہے۔ جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے اور جو اس وقت ۱۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی زندگی میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد فضل الرحمٰن طاہر ابن قاضی عبدالرحمٰن صاحب II year Govt Tech Institute SIALKOT گواہ شد قاضی عبدالرحمٰن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔ گواہ شد نذیر احمد اٹھوالوی محلہ دارالصدر شرقی کوارٹر ۲۱ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۶۶۲۹ ۔ میں حشمت بی بی زوجہ قاضی محمد منیر صاحب قوم اگھوتر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر چھیالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن قلعہ لچھمن سنگھ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی جائداد غیر منقولہ ہے میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے طلائی چوڑیاں دو عدد تین تولہ۔ انعام طلائی ۶ ماشہ۔ بکسریاں طلائی ۶ ماشہ۔ لونگ طلائی ۶ ماشہ۔ پھول طلائی ۶ ماشہ۔ کل وزن پانچ تولہ مالیتی ۶۶۰/- نقرئی زیور یہ ہیں چوڑیاں پڑ بالا وغیرہ کل وزن ۱۰۰ تولہ ہے ۱۵۰/-۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۲۳/- روپے۔ کل مالیتی ۱۰۳۳/- میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اقرار کرتی ہوں کہ اگر اس کے بعد مزید میری کوئی اور جائداد ثابت ہو یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ بوقت وفات اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد میں کرا دوں تو اس قدر روپیہ بعد منہا کر دیا جائے گا۔ لہٰذا چند حرف بطور وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتی ہوں تاکہ سند رہے۔ الامۃ حشمت بی بی زوجہ قاضی محمد منیر قلعہ لچھمن سنگھ۔ گواہ شد قاضی محمد منیر خاوند موصیہ قلعہ لچھمن سنگھ مکان نمبر ۶۲ گلی نمبر ۹ لاہور۔ گواہ شد حکیم حفیظ الرحمٰن حنیف سنوری قلعہ لچھمن سنگھ کوارٹر نمبر ۱۷ سیکرٹری اصلاح و ارشاد بھاٹی گیٹ لاہور نمبر ۲۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

افغانستان سے مصالحت کرانے کے لئے شاہِ ایران کی پیشکش قبول کرلی گئی

سہ روزہ گفتگو میں ایران اور پاکستان کے سربراہوں نے بین الاقوامی صورت حال اور اپنے معاہدوں پر غور کیا

راولپنڈی ۴ رجولائی۔ شہنشاہ ایران اور صدر محمد ایوب خان کے درمیان اہم بات چیت کل صبح یہاں ختم ہوگئی۔ اس گفتگو کے بعد جو سرکاری اعلان جاری ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ شہنشاہ ایران نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں اور پاکستان نے اس پیشکش کو بہ طیب خاطر قبول کرلیا ہے۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شہنشاہ اور صدر ایوب کی گفتگو انتہائی دوستانہ اور مکمل ترین مفاہمت کے ماحول میں ہوئی جس میں ایران اور پاکستان کے باہمی مفادات سے تعلق رکھنے والے تمام مسائل زیر بحث آئے۔ اسی گفتگو میں شاہ نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان موجودہ کشیدگی پر تشویش ظاہر کی اور یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر وہ ان دونوں ممالک کے درمیان اختلافات دور کرانے کے سلسلے میں کوئی خدمت انجام دے سکیں تو انہیں اس سے مسرت ہوگی۔ صدر پاکستان نے ان کی یہ پیشکش فوراً قبول کرلی۔ شہنشاہِ ایران نے اس سلسلے میں جس خیر سگالی کا مظاہرہ کیا۔ صدر پاکستان نے اس کو زبردست خراجِ تحسین ادا کیا اور اس پر شاہ کا شکریہ ادا کیا کیونکہ پاکستان کی یہ پالیسی اور خواہش ہمیشہ سے رہی ہے کہ وہ اپنے مسلمان ہمسایہ ملک افغانستان سے قریب تر دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔

سرکاری اعلان میں مزید کہا گیا ہے شہنشاہ ایران اور صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے بین الاقوامی صورتِ حال پر بالعموم اور پاکستان اور ایران سے تعلق رکھنے والے مسائل پر بالخصوص گفتگو کی۔ اس میں بھی ان دونوں ممالک کے درمیان معاہدوں اور سمجھوتوں پر بات چیت خصوصیت کی حامل تھی۔ ایران اور پاکستان کے درمیان دوستی اور انتہائی محبت کے جو تعلقات ہمیشہ سے چلے آئے ہیں۔ دونوں سربراہوں نے قریب ترین اتحادیوں اور ہمسایوں کی حیثیت سے ان کی از سرِ نو توثیق کی۔ شہنشاہ نے پاکستان آنے کی جو زحمت فرمائی ہے۔ صدر پاکستان نے اس پر شاہ کے لئے بے حد ممنونیت اور سپاسگزاری کے جذبات ظاہر کئے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کچھ عرصہ سے یہ دونوں سربراہِ مملکت آپس میں وقفہ وقفہ سے ملتے رہتے ہیں۔ اور باہمی مفاد سے تعلق رکھنے والے معاملات پر تبادلۂ خیالات کرتے رہتے ہیں۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان نے افغانستان کے بارے میں ہمیشہ پُر امن پالیسی اختیار کئے رکھی ہے اور خیر سگالی سے کام لیا ہے۔ لیکن افغانستان اس کے برخلاف ہمیشہ پاکستان سے معاندانہ پالیسی پر گامزن رہا ہے۔ افغانستان نے گزشتہ سال یک طرفہ طور پر پاکستان سے سفارتی تعلقات توڑ لئے تھے اس کے بعد امریکہ نے دونوں ممالک کے درمیان مفاہمت کی بہتیری کوشش کی مگر اسے کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ پاکستان ہمیشہ افغانستان کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھاتا رہا ہے لیکن اس نے پاکستان کے برادرانہ جذبات کی کبھی قدر نہیں کی۔ ادھر ایران اور افغانستان کے تعلقات بہت دوستانہ ہیں۔ شاہ ایران جس روز پاکستان آئے تھے اسی دن سے سیاسی حلقوں میں یہ خیال عام تھا کہ دونوں سربراہانِ مملکت میں افغانستان کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا شہنشاہ ایران کے سہ روزہ دورۂ پاکستان کا ایک ٹھوس نتیجہ ان کی طرف سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان مصالحت کی پیشکش کو قرار دیا جا رہا ہے۔

آج شاہِ ایران قومی اسمبلی میں تشریف لائے اور کوئی چالیس منٹ تک ایوان میں موجود رہے۔

والئ ایران شاہ محمد رضا پہلوی پاکستان میں اپنا دورہ ختم کر کے آج سہ پہر تہران روانہ ہوگئے۔ ہوائی اڈے پر صدر ایوب، کابینہ کے ارکان، گورنر مغربی پاکستان، فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ، قومی اسمبلی کے متعدد سرکردہ ارکان اور اعلےٰ سول و فوجی افسروں نے انہیں وداع کیا۔ شاہ کی روانگی سے قبل فوج اور فضائیہ کے ایک دستہ نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ ان کی روانگی کے وقت توپیں سر کی گئیں۔

الجزائر آزاد ہوگیا: ۱۳۲ سالہ فرانسیسی تسلط کا خاتمہ

اقتدارِ اعلیٰ عبوری انتظامیہ کے صدر عبد الرحمٰن فارس کے سپرد کردیا گیا

روئٹر — الجزائر — ۴ رجولائی۔ فرانس نے ایک سو بتیس سالہ تسلط کے بعد کل الجزائر کو آزادی دے دی۔ آزادی کا اعلان صدر ڈیگال نے اپنی کابینہ کے ایک اجلاس کے بعد ساڑھے نو بجے صبح کیا۔ اس اعلان کے بعد الجزائر میں فرانس کے ہائی کمشنر کرسچین فوشے نے الجزائر کا اقتدار اعلےٰ الجزائر کی عبوری انتظامیہ کے صدر جناب عبد الرحمٰن فارس کے سپرد کر دیا۔ الجزائر کو ایک ایسے موقعہ پر آزادی دی گئی ہے جبکہ اسکے لیڈر سیاسی اور فوجی دو گروہوں میں بٹ چکے ہیں — واضح رہے کہ اتوار کو الجزائر میں استصواب ہوا تھا جس میں ننانوے فیصد سے زائد ووٹروں نے فرانس کے تعاون سے الجزائر کی آزادی کے حق میں ووٹ دئے تھے۔ کل پورے ملک میں عام چھٹی تھی۔ عوام آزادی کی خوشی میں جشن منا رہے ہیں اور الجزائر کا سبز اور سفید پرچم ملک بھر میں لہرا رہا ہے۔ سات سالہ جدوجہد آزادی کامیاب ہوتے اور لاکھوں انسانی جانوں کی قربانی رائیگاں نہ جانے پر مسلمانوں کے دل وفورِ مسرت سے دھڑک رہے ہیں۔ ایجنسی فرانس کی اطلاع کے مطابق آزاد الجزائری حکومت کے وزیر اعظم یوسف بن خدہ اور نو دیگر وزراء تونس سے الجزائر پہنچ گئے ہیں جب وہ تونس سے روانہ ہوئے تھے تو تونسی عوام اپنے مسلمان بھائیوں کی آزادی کی خوشی میں جشن منا رہے تھے۔ سڑکوں کے دو رویہ الجزائر اور تونس کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ الجزائری وزراء کو عوام نے بڑی گرمجوشی سے الوداع کیا۔

تونس سے رخصت ہوتے وقت وزیر اطلاعات محمد یزید نے کہا ہمارا مطمح نظر الجزائر میں اتحاد اور امن کا قیام ہے — ادھر آزادی کے اعلان کے بعد الجزائر کی عبوری انتظامیہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر ڈیگال نے پُر خلوص مسرت سے استصواب کے نتائج کو ملحوظ رکھتے ہوئے الجزائر کی آزادی کا اعلان کیا ہے۔ آزادی کے اعلان کے بعد متعدد ملکوں کے سربراہوں نے جن میں روسی وزیر اعظم خروشیف امریکہ کے صدر کینیڈی، ترکی کے وزیر اعظم عصمت انونو متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال ناصر، تونس کے سربراہِ مملکت حبیب بورقیبہ اور آزاد کشمیر کے صدر خورشید شامل ہیں پیغامات تہنیت بھیجے ہیں۔

لیڈر

(بقیہ ۲)

غور فرمائیے۔ ایک ضرورت تو یہی تھی کہ رسول "ذکر" پر عمل کر کے دکھائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کی پوری پوری راہنمائی فرمائی جنہوں نے ان کی قیادت کو قبول کرلیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار بلکہ صحابہ کرام رض کے آثار بھی ہماری دینی بصارت کی افزائش کے لئے سُرمہ کا کام دیتے ہیں لہذا انا لہ لحافظون کا صرف یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ قرآن کریم کی عبارت کی حفاظت کی جائے گی۔ بلکہ یقیناً اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے جانشین بھی مبعوث کئے جائیں گے جو عدل و حکم بن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر اس تمام گھاس پھوس اور گندگی سے دین کے چشمۂ صافی کو گدلا نہ ہونے دیں گے جو دانشمندانِ زمانہ اپنی دانش سے اس میں خلط ملط کرتے رہیں گے۔ چنانچہ حدیث مجدد دین کے مطابق اللہ تعالے ہمیشہ ایسے بندوں کو مبعوث کرتا چلا آیا ہے۔ (باقی)

تلاش گمشدہ

ہمارے ایک مخلص نوجوان نواب خاں اختر میٹرک کا امتحان دینے کے بعد گندہ بیروزہ کے کام کے لئے آزاد کشمیر کے جنگلات میں گئے تھے۔ تقریباً ایک ماہ ہوا وہاں سے لاپتہ ہیں وہ واپس گھر بھی نہیں آئے اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی اطلاع آئی ہے کہ کہاں ہیں اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

خاکسار سید محمد شاہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

۱۵ رجولائی — یوم ماہنامہ انصار اللہ:- احباب سے گذارش ہے کہ ۱۵ رجولائی کا دن ماہنامہ "انصار اللہ" کی توسیع اشاعت کے لئے وقف فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)